

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے جو نماز کا تارک ہے رمضان کے مہینے میں روزے نہیں رکھتا۔ دین کا مذاق اڑاتا ہے اور سنت نبوی کا مذاق اڑاتا ہے مثلاً ڈاڑھی رکھنا یا کپڑا ٹخنوں سے اونچا رکھنا براہ کرام یہ بھی فرمائیے کہ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے اس کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہئے خواہ وہ بھائی ہو، والد ہو یا دوست ہو؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز کو جان بوجھ کر ترک کرنے والا اگر نماز کا منکر ہے تو اس کے متعلق علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور اگر سستی کی وجہ سے ترک کرے تو اس کے متعلق بھی صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(وَالْعِدَّةُ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَكَفَرَ) (سنن ترمذی رقم ۲۶۲۳، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم ۱۰۷۹، مسند احمد، ۳۳۶/۵، مستدرک الحاکم ۱/۷، سنن الدارمی، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۶۶، مصنف ابن شیبہ ۱۱/۳۳ او صحیح ابن جبان رقم ۱۲۵۳)

ہمارے اور ان (یعنی مسلمانوں اور کافروں) کے درمیان عہد (کی ظاہری علامت) نماز ہی ہے۔ جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔ "حدیث مسند احمد اور سنن اربہ میں حضرت بریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہما سے صحیح "سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

بندے اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے۔ "۱"

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی کتاب "صحیح" میں روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس مسئلہ کے بہت سے دلائل ہیں۔

اور جو شخص دین اسلام کا مذاق اڑائے یا کسی ایسی سنت کو نشانہ تضحیک بنائے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ مثلاً پوری ڈاڑھی رکھنا کپڑا ٹخنوں سے اوپر یا آدھی پنڈلی تک رکھنا اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ واقعی سنت ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو محض اس لئے مذاق کرے کہ وہ اسلام کے احکام کا پابند ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(قُلْ يَا آللهِ وَإِيَّاهِ وَرَسُولَهُ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَاتُغْنِيْكُمْ ذَٰلِكَ عَنْكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ) (التوبہ ۶۶، ۶۷-۶۵)

کیا تم اللہ تعالیٰ سے اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟ معذرت نہ کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے ہو۔ "

وَاللّٰهُ الشّٰفِیْضُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی قَبْرِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

الجبینۃ الدائمۃ - رکن: عبداللہ بن قحوم، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیلی، صدر عبدالعزیز بن باز

فتویٰ (۷۶۵۳)

مسند احمد ج ۳، ص ۳۷۰۔ صحیح مسلم ج ۸۲، ترمذی ج ۲۶۲۱، ابن ماجہ ج ۱۰۷۹، سنن بیہقی ج ۳، ص ۳۳۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۱/ص ۳۳۰ ایمان حدیث نمبر ۲۴۳۔ مروزی تعظیم الصلاة حدیث نمبر ۸۸۶۔ مسند ابوالحلی ج ۱۹۵۳۔ صحیح ابن جبان ج ۱۳۵۳۔ ابن مندہ ج ۲۱۹۔ مجمع طبرانی ج ۲۲، ص ۱۳۔ سنن دارمی ج ۱۳، ص ۲۸۰۔ دارقطنی ج ۲، ص ۵۳۔ نسائی ج ۱، ص ۲۲۲۔

فتاویٰ بن بازرجمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 35

محدث فتویٰ

